66652 ـ كيا نو ركعات وتر دو تشهد اور ايك سلام كے ساتھ ادا كرنے جائز ہيں؟

سوال

مسجد ميں جماعت كے ساتھ اكٹھى نو ركعت جس كى آٹھويں ركعت ميں تشھد پہلى اور نويں ميں دوسرى تشھد كے بعد سلام پھير كر ادا كرنے كا حكم كيا ہے، كيونكہ بعض اسے بدعت قرار ديتے ہيں ؟
گزارش كے ہے حكم بادليل اور متقدم اور متاخرين علماء كرام كے اقوال كے ساتھ ذكر كريں.

پسنديده جواب

الحمد للہ.

نماز تراويح ميں افضل تو يہ ہے كہ گيارہ ركعت ادا كى جائيں، جيسا كہ نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم رمضان المبارك اور باقى دوسرے ايام ميں ادا كيا كرتے تھے، اور يہ دو دو ركعت كے كے ادا كى جائيں، اور پھر تين ركعت ادا كر كے اسے وتر بنا ليا جائے.

ليكن اگر نماز ان ركعت سے زيادہ يا كم ادا كرے تو اس ميں كوئى حرج نہيں، ليكن افضل اور سنت گيارہ ركعت ہيں، جيسا كہ سوال نمبر (9036) كے جواب ميں بيان ہو چكا ہے.

اور جس صورت كے متعلق سوال ميں دريافت كيا گيا ہے وہ وتر ادا كرنے كا ايك طريقہ ہے. جب عائشہ رضى اللہ تعالى عنہا سے نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كے وتر كے متعلق دريافت كيا گياتو انہو كا بيان تھا:

" نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نو ركعت اكٹھى ادا كرتے اور صرف آٹھويں ركعت ميں بيٹھتے اور اللہ كا ذكر اور اس كى حمد بيان كرتے اور اللہ سے دعا كرتے اور پھر سلام پھيرے بغير ہى اٹھ كر نويں ركعت ادا كرتے اور پھر بيٹھ كر اللہ كا ذكر اور اس كى حمد بيان كرتےاور اللہ تعالى سے دعا كر كے سلام پھيرتے جو كہ ہميں سنائى ديتى"

صحيح مسلم حديث نمبر (746).

ابن قيم رحمہ اللہ تعالى نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كے وتر ادا كرنے كى اقسام بيان كرتے ہوئے كہتے ہيں:

" پانچويں قسم: نو ركعات: ان ميں سے آٹھويں ركعت كے علاوہ نہيں بيٹھتے تھے، اور آٹھويں ميں بيٹھ كر اللہ كا ذكر اور اس كى تعريف اور اللہ تعالى سے دعا كرنے كے بعد سلام پھيرے بغير ہى اٹھ كھڑے ہوتے اور نويں ركعت ادا كر كے تشھد بيٹھ كر سلام پھيرتے اور اس سلام كے بعد بيٹھ كر دو ركعت ادا كرتے" انتھى

دیکھیں: زاد المعاد لابن قیم: (1 / 317).

اور بعض لوگوں کا خیال ہے کہ یہ احادیث صحیحین کی مندرجہ ذیل حدیث کے معارض ہیں جس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" رات کی نماز دو دو (رکعت) ہے "

حالانکہ ایسا نہیں؛ کیونکہ یہ حدیث تو قیام الیل کے متعلق ہے، اور جو صورت ہم نے ذکر کی اور سوال میں بھی ہے وہ تو نماز وتر کی ایك صورت ہے.

ابن قیم رحمہ اللہ تعالی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وتر کی ادائیگی کی انواع اور صورتوں کو ذکر کرنے کے بعد کہتے ہیں:

" اور صحاح کی سب احادیث صریح ہیں ان کی معارض نہیں، اسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول کے ساتھ رد کیا جاتا ہے:

" رات کی نماز دو دو ہے" یہ حدیث صحیح ہے، لیکن جس نے یہ فرمایا ہے اسی نے ہی نو، سات، پانچ واتر بھی ادا کیے ہیں، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سب سنتیں حق ہیں جو ایك دوسرے کی تصدیق کرتی ہیں، لہذا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے رات کی نماز کے متعلق دریافت کرنے والے سائل کو بتایا کہ رات کی نماز " دو دو ہے " اور سائل نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے وتر کے متعلق سوال نہیں کیا تھا.

اور رہا رمسئلہ سات، پانچ، نو، اور ایك کا تو یہ وتر کی نماز ہے، اور پہلی ادا کردہ میں سے ایك علیحدہ رکعت یا پھر اکٹھی نو یا پانچ یا سات رکعت کا نام وتر ہے، جیسا کہ اکٹھی تین رکعت کا نام مغرب کی نماز ہے، لہذا اگر گیارہ رکعات کی طرح پانچ، یا سات رکعت دو سلام کے ساتھ منفصل اور علیحدہ ادا کی جائیں تو اکیلی علیحدہ رکعت کا نام وتر ہو گا، جیسا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" رات کی نماز دو دو ہے، لہذا جب تم میں کسی ایك کو صبح ہونے کا خدشہ ہو تو وہ ایك رکعت وتر ادا کرے جو پہلی نماز کو وتر بنا دے گی"

تو اس طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا قول اور فعل متفق ہو گئے اور ایك دوسرے کی تصدیق کی دی" انتہی

دیکھیں: اعلام الموقعین (2 / 424 - 425).

اور سوال نمبر (52875) کے جواب میں بیان ہو چکا ہے کہ نماز وتر رات کی نماز میں شامل ہوتی ہے، لیکن یہ

كيفيت ميں مختلف ہے.

تو اس بنا پر نما تراويح نو ركعت اكٹھى اور ايك سلام كے ساتھ ادا نہيں كى جائيں گى، بلكہ جو اس كيفيت ميں ادا كى جائيگى وہ نماز وتر ہو گى.

واللہ اعلم .